سوال

(340)تین طلاقوں کے بعد رجوع شرعاً صحیح نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کی شادی کو پندرہ، سولہ سال گزر چکے ہیں شادی کے چار سال تک اپنے خاوند کے گھر آباد رہی، اس کا خاوند کویت چلا گیا اور وہاں سے تین طلاقیں روانہ کردیں ۔ عدالت میں نان ونفقہ کا دعویٰ بھی ہوا، فیصلہ لڑکی کے حق میں ہوا عدالت میں لڑکی نے کئی بار طلاق وصول کرنے کا اقرار کیا اب گیارہ بارہ سال بعد لڑکے والے کہتے ہیں کہ ہم نے طلاق نہیں دی لڑکی والوں نے تسلیم کرکے لڑکی کو روانہ کردیا ہے آپ اس بات کی وضاحت کریں کہ طلاق ہوئی ہے کہ نہیں، واضح رہے کہ لڑکی کے ہاں طلاق کے بعد لڑکا بھی پیدا ہوا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ مذکورہ صورت مسئولہ کے متعلق لڑکی یا لڑکے والوں کو دریافت کرنا چاہیے بالآخر ہمیں کسی کے داخلی معاملات میں کیوں اتنی دلچسپی ہے بیان کردہ صورت حال سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑکے نے طلاق نامہ بھیجا ہے اور عدت گزرنے کے بعد رجوع کیا ہے، چونکہ کتاب وسنت کی رو سے ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے سے ایک طلاق ہوتی ہے، اگرچہ اس طرح طلاق دینا انتہائی قبیح حرکت ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اس عمل پر اظہار ناراضی فرمایا ہے بلکہ اسے کتاب اللہ کے ساتھ کھیلنا بھی قرار دیا ہے ۔ [نسائی، الطلاق : ۳۰۳۰]

حدیث میں بیان ہے کہ حضرت رکانہ بن عبدیزید رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنی بیوی کو ایک ہی دفعہ تین طلاق کہہ دی تھیں ۔ اس کے بعد بہت پریشان ہوئے ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ ’’طلاق کیسے دی تھی؟‘‘ عرض کیا کہ ایک ہی مجلس میں تین طلاق کہہ دی تھیں ۔ آپ نے فرمایا : ’’یہ تو ایک رجعی طلاق ہے اگر تم چاہو تو رجوع کرسکتے ہو ۔‘‘ چنانچہ اس نے دوبارہ رجوع کرکے اپنا گھر آباد کرلیا ۔ [مسند امام احمد، ص : ۲۶۵، ج ۱]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث طلاق دلانے کے متعلق فیصلہ کن اور صریح نص کی حیثیت رکھتی ہے جس کی اور کوئی تاویل نہیں ہوسکتی ۔ [فتح الباری، ص : ۳۶۲، ج ۹]

چونکہ طلاق کے بعد لڑکے کی پیدائش سے عدت ختم ہوچکی تھی، اس لئے رجوع کے لئے نئے نکاح کی ضرورت تھی جو یقیناً نہیں ہوا ہوگا ۔ اگر بلاوجہ تجدید نکاح لڑکی کو روانہ کردیا گیا ہے تو جائز نہیں ہوا، ایسی صورت حال کے پیش نظر ان کے درمیان تفریق کرادی جائے ۔ تجدید نکاح سے ہی دوبارہ صلح ہوسکتی ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد:2 صفحہ:355